سپریم کورٹ رپورٹس (1996) SUPP. 9 ایس سی آر

بہار پبلک سروس کمیشن اور دیگر

بنام

ریاست بہار اور دیگران

22 نومبر 1996

[کے۔راماسوامی اور جی۔بی۔پٹنائک، جسٹس صاحبان]

ملازمت قانون- ریاست بہار ماتحت سروس سلیکشن بورڈ- امتحان کا انعقاد اور سفارش کردہ امیدوار- سلیکشن بورڈ ختم- امتحان کے انعقاد میں بے ضابطگیاں اور غیر قانونی سرگرمیاں- مدعا علیہ کا نام منتخب فہرست میں شامل- جونیئروں کی تقرری- عدالت عالیہ نے مدعا علیہ کی تقرری کے لئے حکم نامہ جاری کیا- عدالت عالیہ نے امیدواروں کی سفارش کرنے میں قانون کی سنگین غلطی کی- بورڈ کو امیدواروں کی سفارش کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا- مدعا علیہ کی تقرری کو خارج کر دیا گیا۔

بہار اسٹیٹ ماتحت سروس سلیکشن بورڈ نے امتحان منعقد کیا اور امیدواروں کے ناموں کی سفارش کی۔ بہار حکومت نے سلیکشن بورڈ کو ختم کرنے کا فیصلہ کرتے ہوئے ایک قرارداد جاری کی اور سلیکشن بورڈ کا کام بہار پبلک سروس کمیشن کو سونپا گیا۔ مدعا علیہ جس کا نام بورڈ کی طرف سے بھیجی گئی فہرست میں شامل تھا، نے عدالت عالیہ میں ایک عرضی درخواست دائر کی جس میں الزام لگایا گیا کہ اس سے جونیئر افراد کی تقرری کی گئی تھی۔ عدالت عالیہ نے پبلک سروس کمیشن کو ہدایت کی کہ وہ تقرری کے لئے مدعا علیہ کے معاملے پر غور کرے۔ دریں اثنا ایک اور کارروائی میں پٹنہ عدالت عالیہ نے جناب ایس این بسواس کو امتحان کے انعقاد میں بورڈ کی طرف سے کی گئی بے ضابطگیوں کی جانچ کے لئے مقرر کیا۔ انکوائری رپورٹ میں سلیکشن بورڈ کی جانب سے امتحانات کے انعقاد میں بڑے پیمانے پر بے ضابطگیوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ عدالت عالیہ نے ریاست کو ہدایت دی

کہ وہ امتحان کے نتائج کو منسوخ کرے اور خالی آسامیوں کو پر کرنے کے لئے نئے امتحان کا انعقاد کرے۔ مدعاعلیہ کی درخواست اس بنیاد پر منظور کی گئی تھی کہ جونیئر افراد کی تقرری کی گئی ہے۔مذکورہ حکم کے خلاف موجودہ اپیل کو ترجیح دی گئی ہے۔

درخواست گزار کی دلیل یہ تھی کہ مدعاعلیہ کو تقرری دینا بورڈ کی جانب سے کی جانے والی سنگین بے ضابطگیوں اور غیر قانونی کاموں کو قانونی شکل دینے اور قبول کرنے کے مترادف ہوگا۔مزید کہا گیا کہ بورڈ کے پاس نئی سفارشات بھیجنے کا کوئی اختیار نہیں ہے کیونکہ اسے پہلے ہی ختم کیا جاچکا ہے۔

دوسری طرف مدعاعلیہ کی دلیل یہ تھی کہ جب منتخب فہرست میں ان سے جونیئر افراد کی تقرری کی گئی تھی اور اسی طرح کے حکم کے خلاف ریاست کی خصوصی اجازت کی درخواست کو عدالت نے خارج کر دیا ہے تو موجودہ اپیل کو بھی خارج کر دیا جانا چاہیئے۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد .1۔عدالت نے ریاست بہار کی خصوصی اجازت کی عرضی پر غور نہیں کیا کیونکہ بسواس کمیٹی کی رپورٹ عدالت کے علم میں نہیں لائی گئی تھی اور عدالت ماتحت سروس سلیکشن بورڈ کے ذریعہ کی گئی سنگین بے ضابطگیوں اور غیر قانونی کاموں سے واقف تھی۔اگر بے ضابطگیوں اور غیر قانونی کاموں کو عدالت کے سامنے لایا جاتا تو عدالت اس معاملے پر غور کرتی اور فہرستوں کو مکمل طور پر منسوخ کر دیتی۔[149-ای-ایف]

2۔ عدالت عالیہ نے بسواس کمیٹی کی رپورٹ کا مطالعہ کرنے کے بعد بھی پبلک سروس کمیشن اور ریاست کو مدعاعلیہ کو تقرری دینے کا حکم جاری کر کے قانون کی سنگین غلطی کی جس میں امتحانات کے انعقاد اور کامیاب امیدواروں کی فہرست تیار کرنے کے معاملے میں سروس سلیکشن بورڈ کی طرف سے کی گئی سنگین بے ضابطگیوں اور غیر قانونی کاموں کی نشاندہی کی گئی ہے۔[149-جی-ایچ]

3۔ حکومت کی جانب سے ختم کیے جانے کے بعد بورڈ کے پاس نظر ثانی شدہ فہرست شائع کرنے اور مدعا علیہ سمیت امیدواروں کی سفارش کرنے کا مزید کوئی اختیار نہیں تھا۔ مدعا علیہ کے نام پر مشتمل فہرست مکمل طور پر دائرہ اختیار سے باہر کی فہرست ہے اور مدعا علیہ سمیت اس کے تحت سفارش کردہ افراد کے پاس کوئی قابل عمل حق نہیں تھا جس کے لئے عدالت عالیہ کی طرف سے حکم نامہ جاری کیا جا سکے۔ [149-ایچ؛150-اے-بی]

4۔ بہار پبلک سروس کمیشن نے اسٹیٹ سروس سلیکشن بورڈ کے ذریعہ تیار کردہ فہرست پر کوئی کارروائی نہیں کی اور نہ ہی اس نے فہرست سے کلاس-II میں مختلف عہدوں کے لئے کسی نام کی سفارش کی۔ لیکن فہرست سے پہلے ہی کی گئی تقرریاں منسوخ نہیں کی گئیں۔ [150-بی-ڈی]

5۔ مدعا علیہ نمبر 5 کی تقرری کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ اگر مدعا علیہ نمبر 5 کسی اشتہار کے مطابق بہار پبلک سروس کمیشن میں نئی درخواست دیتا ہے اور زیادہ عمر کا پایا جاتا ہے تو موجودہ قانونی چارہ جوئی کی پیروی میں خرچ کی گئی مدت کو پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ خارج کر دیا جانا چاہئے۔ [150-ایف]

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 14753 آف 1996۔

1993 کے سی۔ڈبلیو۔جے۔سی نمبر 379 میں پٹنہ عدالت عالیہ کے 26.9.94 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندگان کے لئے ایل آر سنگھ۔

جواب دہندگان کی طرف سے بی۔بی۔سنگھ، اے۔شرن، اے۔پی۔سنگھ۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا:

جسٹس پٹنائک، اجازت دے دی گئی۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل پٹنہ عدالت عالیہ کے 26 ستمبر 1994 کے فیصلے کے خلاف ہے جو 1993 کے سی ڈبلیو جے سی نمبر 379 میں دیا گیا تھا۔

اس معاملے کے مختصر حقائق یہ ہیں کہ بہار حکومت نے 20 اپریل 1981 کو حکومت کے مختلف محکموں میں درجہ سوم کے مختلف عہدوں پر امیدواروں کے انتخاب اور ان کے ناموں کی سفارش کرنے کے لئے بہار اسٹیٹ ماتحت خدمات سلیکشن بورڈ تشکیل دیا تھا۔ 13 مئی 1987ء کو مذکورہ سلیکشن بورڈ نے مقررہ پروفارما میں اہل امیدواروں سے درخواستیں طلب کرتے ہوئے ایک اشتہار جاری کیا اور درخواستوں کی وصولی کی آخری تاریخ 8 جون 1987 تھی۔ بورڈ نے 27 / 28 فروری، 1988 کو ایک تحریری امتحان کا انعقاد کیا اور تحریری امتحان کے نتائج کا اعلان 7 اپریل، 1991 کو کیا گیا۔ امیدواروں کو 21 اپریل، 1991 کو جسمانی طور امتحان میں شرکت کرنے کی ضرورت تھی۔ 199 کامیاب امیدواروں کی فہرست 17 مئی 1991 کو بورڈ کے نوٹس بورڈ پر رکھی گئی تھی۔ مذکورہ فہرست میں سے 26 افراد کے نام 17 جولائی 1991 کو انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات میں اسسٹنٹ جیلر تعینات کرنے کی سفارش کی گئی تھی۔ حکومت بہار نے 22 اکتوبر 1991 کو ایک قرارداد جاری کی جس میں ماتحت سروس سلیکشن بورڈ کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا گیا اور ماتحت خدمات سلیکشن بورڈ کا کام بہار پبلک سروس کمیشن کو سونپا گیا۔ حالانکہ مذکورہ قرارداد میں یہ اشارہ دیا گیا تھا کہ بورڈ کے ذریعہ پہلے ہی منعقد کیا گیا امتحان، اس کا نتیجہ 27 فروری، 1992 تک شائع کیا جائے گا اور اس کے بعد، بورڈ کے تمام اہلکاروں اور اثاثوں کو بہار پبلک سروس کمیشن کو منتقل کر دیا جائے گا۔ 6 دسمبر 1991 کو سروس سلیکشن بورڈ کی سفارش پر 11 افراد کو اسسٹنٹ جیلر مقرر کیا گیا اور پھر 20 دسمبر 1991 کو 4 افراد کو اسسٹنٹ جیلر کے عہدے پر تعینات کیا گیا۔ سروس سلیکشن بورڈ نے 28 فروری 1992 کو کامیاب امیدواروں کی ایک نظر ثانی شدہ فہرست شائع کی جس میں 238 امیدوار شامل تھے۔ پرسنل اینڈ ایڈمنسٹریٹو ریفارمز ڈپارٹمنٹ میں حکومت بہار نے پایا کہ تقرری کے لئے ناموں کی سفارش کرتے وقت سروس سلیکشن بورڈ روسٹر پوائنٹ پر عمل نہیں کر رہا ہے اور اس لئے حکومت کے حکم کے تحت انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات نے 29 فروری 1991 کو سروس سلیکشن بورڈ کو ایک خط لکھ کر بورڈ سے درخواست کی کہ وہ اسسٹنٹ جیلر کے طور پر تقرری کے لئے 8 درج فہرست ذاتوں اور 8 درج فہرست قبائل کے امیدواروں کی سفارش کرے۔ بورڈ نے 4 مارچ 1992 کو اپنے خط کے ذریعہ

15 امیدواروں کی سفارش کی تھی لیکن مذکورہ سفارش میں درج فہرست ذات اور درج فہرست قبائل کے لوگوں کے نام شامل نہیں تھے۔ مدعاعلیہ کا نام 4 مارچ 1992 کو جمع کرائی گئی مذکورہ فہرست میں شامل کیا گیا تھا۔ انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات نے 8 مئی 1992 کو اپنے خط میں مذکورہ فہرست پر کوئی کارروائی نہیں کی اور پھر بورڈ سے درخواست کی کہ وہ درج فہرست ذات اور درج فہرست قبائل کے امیدواروں کو بھیجے۔ چونکہ مدعاعلیہ کا تقرر نہیں کیا جاسکا، اس لئے انہوں نے عدالت عالیہ میں ایک رٹ پٹیشن دائر کی جس میں الزام لگایا گیا کہ کم نمبر حاصل کرنے والے اور ان سے نیچے کے عہدے پر فائز افراد کو کہیں اور مقرر کیا گیا ہے اور پھر بھی ان کی تقرری نہیں کی گئی ہے اور اس لئے انہوں نے رٹ جاری کرنے کی مانگ کی ہے۔ عدالت عالیہ نے پبلک سروس کمیشن اور ریاست کو اسسٹنٹ جیلر کے خالی عہدے یا اس کے مساوی کسی اور عہدے کے خلاف تقرری کے لئے مدعاعلیہ کے معاملے پر غور کرنے کی ہدایت دیتے ہوئے موجودہ اپیل کو ترجیح دی ہے۔

مدعاعلیہ کی طرف سے دائر رٹ پٹیشن کے زیر التوا رہنے کے دوران، 1992 کے سی ڈبلیو جے سی نمبر 1412 کے طور پر درج ایک اور کارروائی میں سروس سلیکشن بورڈ کے خلاف جانبداری اور اقربا پروری کے متعدد الزامات لگائے گئے تھے، پٹنہ عدالت عالیہ کی ایک بنچ نے حکومت، محکمہ پرسنل اور انتظامی اصلاحات کے کمشنر اور سکریٹری جناب ایس این بسواس کو امتحان سے متعلق لگائے گئے الزامات کی صداقت کی جانچ کرنے کے لئے مقرر کیا تھا۔ بہار اسٹیٹ سروس سلیکشن بورڈ اور عدالت میں ایک رپورٹ پیش کریں۔ جناب ایس این بسواس نے کہا کہ عدالت عالیہ کے مذکورہ حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اس معاملے کی جانچ کی اور ایک رپورٹ پیش کی جس میں واضح طور پر 13 مئی 1987 کو جاری اشتہار کے مطابق امتحان کے انعقاد میں ماتحت سروس سلیکشن بورڈ کے ذریعہ کی گئی سنگین بے ضابطگیوں کی نشاندہی کی گئی اور بہار حکومت کے تحت کلاس ون کے مختلف عہدوں پر تقرری کے لئے ناموں کی سفارش کی گئی۔ یہ بات حیران کن ہے کہ ماتحت سروس سلیکشن بورڈ کو اگرچہ حکومت بہار نے 22 اکتوبر 1991 سے تحلیل کر دیا تھا لیکن فروری 1992 میں بورڈ نے 238 افراد کی نظر ثانی شدہ فہرست شائع کی۔ عدالت عالیہ کے ذریعہ مقرر کردہ کمشنر جناب ایس این بسواس آخر کار اس نتیجے پر پہنچے کہ انہیں امتحان اور بورڈ کے اس کے بعد کے اقدامات پر کوئی بھروسہ نہیں کرنا چاہئے کہ امتحان کے نتائج کو منسوخ کرنے اور ایک نیا اشتہار جاری کرکے اور نیا امتحان منعقد کرکے خالی اسامیوں کو پر کرنے کی سفارش کی جائے۔ مذکورہ رپورٹ کی بنیاد پر اور فریقین کے متحارب دلائل پر غور کرتے ہوئے پٹنہ عدالت عالیہ نے 1991 کے سی ڈبلیو جے سی نمبر 7141 میں یہ نتیجہ اخذ کیا:

مسٹر بسواس کی رپورٹ سے اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ ریاست بہار کے افسروں نے بڑے پیمانے پر دھوکہ دہی کی ہے۔ یہ واقعی حیرت کی بات ہے کہ ریاست بہار ایسے افسروں کو کس طرح برداشت کر رہی تھی اور غیر قانونی طور پر تعینات کیے گئے ایسے تمام افراد کی خدمات کیوں ختم نہیں کی گئیں۔

مذکورہ رٹ درخواست کو آخر کار اس ہدایت کے ساتھ نمٹا دیا گیا کہ ریاست فوری طور پر امتحان کے نتائج کو منسوخ کر کے اصلاحی اقدامات کرے جس کے لئے تین میرٹ لسٹیں تیار کی گئی تھیں اور نئے اشتہار کے ذریعہ خالی اسامیوں کو پر کر کے اور نئے سرے سے امتحان لینے کے بعد۔ پٹنہ عدالت عالیہ کے 23 مارچ، 1994 کے مذکورہ بالا فیصلے کے باوجود، 1991 کے سی ڈبلیو جے سی نمبر 7141 میں 26 ستمبر، 1994 کے متنازعہ فیصلے کے ذریعہ رٹ درخواست کو صرف اس بنیاد پر منظور کیا گیا تھا کہ مدعا علیہ سے کم رینک میں کچھ افراد کو مقرر کیا گیا تھا۔

درخواست گزاروں کے وکیل جناب ایل آر سنگھ نے دلیل دی کہ بسواس کمیٹی کے ذریعہ نشاندہی کی گئی بے ضابطگیوں کے پیش نظر کوئی بھی عدالت ماتحت سروس سلیکشن بورڈ کی سفارشات میں سے درخواست گزار کو تقرری دینے کے لئے حکم نامہ جاری نہیں کر سکتی کیونکہ یہ افراد کے انتخاب کے معاملے میں سروس سلیکشن بورڈ کے ذریعہ کی گئی سنگین بے ضابطگیوں اور غیر قانونی کاموں کو قانونی شکل دینے اور قبول کرنے کے مترادف ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ سروس سلیکشن بورڈ کو 22 اکتوبر 1991 کو تحلیل کر دیا گیا تھا، اس لئے مذکورہ بورڈ کو 4 مارچ 1992 کو مدعا علیہ کے نام پر نئی سفارشات بھیجنے کا کوئی اختیار نہیں تھا اور اس لئے سروس سلیکشن بورڈ کی طرف سے پیش کردہ مذکورہ فہرست مدعا علیہ کو تقرری کا کوئی حق نہیں دے سکتی تھی۔ آخر میں انہوں نے کہا کہ انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات نے بورڈ سے 8 درج فہرست ذاتوں اور 8 درج فہرست قبائل کے امیدواروں کی سفارش کرنے کی درخواست کی تھی کیونکہ بورڈ نے پہلے سفارش کرتے ہوئے اس پر عمل نہیں کیا تھا، بورڈ مدعا علیہ کے نام سمیت عام امیدواروں کی فہرست دوبارہ نہیں بھیج سکتا تھا اور لہذا، مدعا علیہ کو تقرری کے لئے کوئی قابل عمل حق نہیں دیا جاسکتا ہے۔ دوسری طرف مدعا علیہ کی طرف سے پیش ہوئے وکیل مسٹر شرن نے دلیل دی کہ شری ایس این بسواس کی مذکورہ رپورٹ پر کوئی بھروسہ نہیں کیا جانا چاہئے کیونکہ عدالت عالیہ نے کسی اور معاملے میں ان پر فرد جرم عائد کی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جب سروس سلیکشن بورڈ کے ذریعہ پیش کردہ

فہرست میں مدعاعلیہ سے جونیئر افراد پہلے ہی مقرر کیے جاچکے ہیں اور اسی طرح کے حکم کے خلاف ریاست کی خصوصی اجازت عرضی کو اس عدالت نے خارج کر دیا ہے تو موجودہ اپیل کو بھی خارج کر دیا جانا چاہئے۔

فریقین کے متحارب اعتراضات پر غور وخوض کرنے اور ریکارڈ پر موجود مواد کا بغور جائزہ لینے کے بعد ہمیں اپیل گزار کے فاضل وکیل کی جانب سے اٹھائے گئے اعتراضات میں کافی طاقت ملتی ہے اور ہم مدعا علیہ کے فاضل وکیل مسٹر سرن کی دلیلوں سے اتفاق کرنے سے قاصر ہیں۔ یہ سچ ہے کہ اس عدالت نے 5 ستمبر 1994 کو ایک خصوصی اجازت عرضی پر غور نہیں کیا تھا جب ریاست بہار نے پٹنہ عدالت عالیہ کے حکم کو چیلنج کیا تھا۔ لیکن یہ بالکل واضح ہے کہ جب عدالت نے خصوصی اجازت کی عرضی پر غور نہیں کیا تھا، تو شری بسواس کی رپورٹ عدالت کے علم میں نہیں لائی گئی تھی اور نہ ہی عدالت کو درجہ چہارم میں مختلف عہدوں کے لئے انتخاب کرنے اور ناموں کی سفارش کرنے کے معاملے میں ماتحت سروس سلیکشن بورڈ کے ذریعہ کی گئی سنگین بے ضابطگیوں اور غیر قانونی کاموں کے بارے میں معلوم تھا۔ ہمارے ذہن میں کوئی شک نہیں ہے کہ اگر شری بسواس کے ذریعہ پائی گئی بے ضابطگیوں اور غیر قانونی کاموں کو عدالت کے سامنے رکھا جاتا تو عدالت اس معاملے پر غور کرنے اور فہرستوں کو مکمل طور پر منسوخ کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتی۔ بہرحال، ہماری سوچی سمجھی رائے ہے کہ عدالت عالیہ نے بسواس کمیٹی کی رپورٹ کا مطالعہ کرنے کے بعد بھی پبلک سروس کمیشن اور ریاست کو مدعاعلیہ کو تقرری دینے کا حکم جاری کرتے ہوئے قانون کی سنگین غلطی کی ہے، جس میں امتحان کے انعقاد اور فہرست تیار کرنے کے معاملے میں سروس سلیکشن بورڈ کی طرف سے کی گئی سنگین بے ضابطگیوں اور غیر قانونی کاموں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ کامیاب امیدوار مزید برآں 22 اکتوبر 1991 کے حکومتی فیصلے کے بعد ختم ہونے والے بورڈ کے پاس 28 فروری 1992 کو 238 افراد کی نظر ثانی شدہ فہرست شائع کرنے اور 4 مارچ 1992 کو مدعاعلیہ سمیت 15 امیدواروں کی سفارش کرنے کا کوئی اختیار نہیں تھا۔ 4 مارچ 1992 کو مدعاعلیہ کے نام پر مشتمل 15 افراد کی مذکورہ فہرست مکمل طور پر دائرہ اختیار سے باہر کی فہرست ہے اور مدعاعلیہ سمیت اس کے تحت سفارش کردہ افراد کو کوئی قابل عمل حق حاصل نہیں تھا جس کے لئے عدالت عالیہ کی طرف سے حکم نامہ جاری کیا جاسکتا تھا۔ مذکورہ احاطے میں، ہم نے پٹنہ عدالت عالیہ کے متنازعہ حکم کو خارج کر دیا اور مدعاعلیہ کی طرف سے دائر رٹ پٹیشن خارج کر دی گئی۔ ہم یہ بھی ہدایت دیتے ہیں کہ بہار پبلک سروس کمیشن کو ریاستی سروس سلیکشن بورڈ کے ذریعہ تیار کردہ فہرستوں پر مزید کارروائی کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی تین فہرستوں میں سے درجہ سوم میں مختلف عہدوں کے لئے کسی نام کی سفارش کرنے کی ضرورت ہے۔ لیکن

جہاں تک مذکورہ فہرستوں میں سے پہلے ہی کی جانے والی تقرریوں کا تعلق ہے، چونکہ کئی معاملوں میں تقرریاں عدالت کے احکامات کے مطابق کی گئی ہیں اور بعض معاملوں میں اس عدالت نے ان احکامات میں مداخلت نہیں کی ہے، حالانکہ امتحان کے انعقاد اور کامیاب امیدواروں کی فہرست کی تیاری کے معاملے میں غیر قانونی اور بے ضابطگیوں سے آگاہ نہیں ہیں، ہم پہلے سے کی گئی تقرریوں کو منسوخ نہیں کر رہے ہیں۔ لیکن جہاں تک مدعاعلیہ نمبر 5 شری کرشنا سنگھ ومل کا تعلق ہے، حالانکہ ان کی تقرری حکومت بہار نے 30 مئی 1995 کو خط کے ذریعے کی ہے، لیکن مذکورہ تقرری پٹنہ عدالت عالیہ کی جانب سے 1993 کے چیف جسٹس وی جے سی نمبر 379 میں متنازعہ ہدایت کی وجہ سے کی گئی تھی اور تقرری کے خط میں خاص طور پر اشارہ کیا گیا تھا کہ تقرری سپریم کورٹ کے فیصلے سے مشروط ہوگی۔ بہار پبلک سروس کمیشن کی طرف سے دائر خصوصی اجازت عرضی میں۔ اس معاملے کے تناظر میں مذکورہ مدعاعلیہ نمبر 5 کی تقرری کو ہمارے پہلے کے نتیجے کے پیش نظر خارج کر دیا جاتا ہے۔ اگر مذکورہ مدعاعلیہ نمبر 5 کسی اشتہار کے مطابق بہار پبلک سروس کمیشن میں ایک نئی درخواست دیتا ہے اور اس کی حد سے زیادہ عمر پائی جاتی ہے تو مدعاعلیہ نے موجودہ قانونی چارہ جوئی کی پیروی میں جو مدت خرچ کی ہے اسے پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ خارج کر دیا جانا چاہئے۔ مذکورہ بالا ہدایات اور مشاہدات کے ساتھ اس اپیل کی اجازت ہے لیکن ان حالات میں اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں ہوگا۔

ایس وی کے آئی

اپیل کی اجازت ہے۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24